جب دور دراز کے اس علاقے میں ایندھن اور اشیائے خوراک کی مسلسل فراہمی کو اولین اہمیت حاصل تھی۔ اب صورتِ حال یہ ہے کہ پامیر کی آبادی خیراتی چندوں کی محدود مقدار اور مٹھی بھر مقامی کاروباری حضرات کی تبرّعات کے سہارے جی رہی ہے۔ اس حقیقت کا ادراک کرتے ہوئے کہ ایک بھوکا آدمی اپنے خاندان کی بقاء کے لیے سب کچھ کرنے پر تیار ہو جاتا ہے، سمندر پار کے منشیات کے شہنشاہوں نے اس صورت حال سے فائدہ اٹھانے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ مقامی لوگوں کے بیان کے مطابق، منشیات کے سمگلر افیون کو کدو اور لوکی کی خشک چھال میں بھر کر انہیں پیٹیوں سے باندھ لیتے ہیں اور کار کے پہیے کی اندرونی ٹیوب پر بیٹھ کر دریائے پیانزدے میں کود جاتے ہیں اور سرحدی محافظوں کی نظروں سے بچتے ہوئے سرحد [اور دریا] کے اس پار پہنچ جاتے ہیں۔ پچھلے سال کئی پولیس افسروں اور سرحدی محافظوں کو بھی منشیات کے کاروبار میں ملوث ہونے کے الزامات کے تحت گرفتار کیا گیا۔

اب جبکہ منشیات کی عالمی پیمانے پر ترسیل کا ایک نیا روٹ دریافت کرلیا گیا ہے، اس علاقے میں عدم استحکام پیدا کرنے کی ہر کوشش کی جائے گی۔ کیوں کہ علاقے میں استحکام کا مطلب یہ ہوگا کہ یہاں حکومتیں طاقت و اقتدار کی حامل ہوں گی اور یہاں قانون کی حکمرانی ہوگی اور یہی چیز منشیات کے بیوپاریوں کے لیے سب سے زیادہ پریشان کن ہے۔ (بشکریہ سنٹرل ایشیا بریف لیسٹر، برطانیہ)

ازبکستان: عیسائی مبلّغین کا خصوصی نشانہ

جمہوریہ ازبکستان کے مسلمانوں کو عیسائی بنانے کی مہم میں امریکہ کے عیسائی مبلّغین اور کچھ مقامی ازبک کلیساؤں نے آپس میں اشتراک عمل کرلیا ہے۔ یہ مبلّغین مقامی عیسائی آبادی کو مسلمانوں تک رسائی حاصل کرنے کے لیے ذریعہ کے طور پر استعمال کر رہے ہیں۔ گو امریکی دولت میں مقامی کلیساؤں کے لیے بڑی کشش ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ دولت مقامی مسلمان آبادی کو بھی عیسائیت کی طرف راغب کرنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اس سلسلہ میں عیسائی مبلّغین ازبکستان میں آباد روسی اور کوریائی باشندوں کے ساتھ مؤثر طور پر اتحاد و اشتراک کے قیام کے لیے کوشاں ہیں۔

مقامی آبادی میں بائبل کی مفت تقسیم اور دیہات میں فلموں کی نمائش ان مبلّغین کا عام معمول ہے۔ لادین حکومت نے ۱۹۹۱ء میں مقامی لوگوں کے شدید احتجاج کے پیشِ نظر ایک فلم "جیسس" کی نمائش پر پابندی لگادی تھی۔ عیسائی مبلّغین نے مسلمانوں کے اندر بائبل کی مفت تقسیم کی جو آزادانہ مہم شروع کر رکھی ہے، اس پر سنٹرل ایشیا سپریچول مسلم یونین اور وزارت داخلہ نے شدید احتجاج کیا

ہے جس کی وجہ سے ان مبلّغین نے جن میں بیپٹسٹ، کرشمیٹک اور سونتھ ڈے ایڈونٹسٹ شامل ہیں، شہروں میں لٹریچر کی مفت تقسیم روک دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ البتہ دیہات میں انہوں نے اپنا کام جاری رکھا ہوا ہے، اور انہیں اُمید ہے کہ مسلمان ان علاقوں میں ان کی سرگرمیوں پر زیادہ توجہ نہیں دیں گے۔

ایک رپورٹ کے مطابق ان غیر ملکی مبلّغین اور ان کی پُرجوش سرگرمیوں کی بدولت صرف ایک گاؤں میں ۵۰ افراد نے پچھلے ۱۸ ماہ کے دوران عیسائیت قبول کرلی ہے۔ رپورٹ کے مطابق اسی دوران ایک اور گاؤں میں (رپورٹ میں گاؤں کے نام کا ذکر نہیں ہے) ۱۰۰ افراد نے عیسائیت کو قبول کرلیا ہے۔

صورت حال کی سنگینی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ازبکستان کی لادین حکومت بھی اپنے آپ کو مسلمانوں کو عیسائی بنانے کی اس مہم کو روکنے پر مجبور پارہی ہے۔ مذہبی معاملات کی کمیٹی کے چیئرمین نے وزارت داخلہ کو ایک دستاویز کے ذریعہ یہ مشورہ دیا ہے، کہ وہ مسلمانوں کو عیسائی بنانے کی مہم کو روکے۔ انہوں نے حکومت کو یہ مشورہ بھی دیا ہے کہ وہ "کسٹم سروسز" میں زیادہ سخت گیر پالیسی اپنائے اور اگر ضروری ہو تو دستور میں ترمیم کرکے غیر ملکی مبلّغین کی سرگرمیوں پر پابندی لگا دی جائے۔ مذہبی معاملات کی دیکھ بھال کرنے والی کمیٹی کی طرف سے تیار کردہ یہ دستاویز اب پارلیمنٹ کے نمائندوں میں تقسیم کی جارہی ہے تاکہ اس دستاویز کے حق میں ان کی حمایت حاصل کی جاسکے۔

ازبکستان کے نائب مفتی (رپورٹ میں ان کا نام نہیں بتایا گیا ہے) بھی حکومت سے یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ وہ عیسائی مبلّغین کی سرگرمیوں پر پابندی لگائے جو ان کے بیان کے مطابق مسلمانوں کے گھروں میں داخل ہو کر ان میں عیسائیت کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ (شکریہ کرسچین مسلم ریلیشنز، لیسٹر، برطانیہ)